اقبال کا ایک مکتوب الیہ

محمد منیر سلیچ

علامہ اقبال کے خطوط کے مجموعہ 'اقبال نامہ حصہ دوم' مرتب شیخ عطاء اللہ کے صفحہ ۲۲۶ پر علامہ کا ایک خط ماسٹر طالع محمد کے نام ملتا ہے۔ مکتوب الیہ نے جلالپور جٹاں سے خط کے ذریعے علامہ سے دریافت کیا تھا کہ

"جب الفاظ عربی یا فارسی زبان سے اردو میں منتقل ہوتے ہیں تو بعض اوقات اردو میں اُن کا تلفظ بدل جاتا ہے۔ مثلاً عربی میں شَفَقَت ہے لیکن اردو میں شَفْقَت صحیح ہے مگر بعض باریک بین اور نفاست پسند حضرات اصل زبان کے تلفظ کو اردو میں خواہ مخواہ ٹھونسنے پر ادھار کھائے ہوئے ہیں۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا اصل زبان کے تلفظ کو صحیح تصور کیا جائے یا وہ تلفظ درست ہے جو اہلِ زبان (دہلوی یا لکھنوی ادیب یا ان کا خواندہ طبقہ) استعمال کرتے ہیں؟"

اس کے بعد ماسٹر طالع محمد صاحب نے الفاظ کی ایک فہرست دے کر ان کا درست تلفظ دریافت کیا۔ حضرت علامہ نے مندرجہ ذیل جواب دیا:

مکرم بندہ!

السلام علیکم! جس قسم کی تحقیقِ زبان آپ کو مطلوب ہے افسوس کہ میں اُس میں آپ کی کوئی امداد نہیں کر سکتا۔ غالباً لکھنؤ سے ایک آدھ رسالہ اس قسم کا شائع ہوتا ہے مگر مجھے نام معلوم نہیں۔ اس سلسلے میں آپ مرزا یاس عظیم آبادی ایڈیٹر کلیمِ امروز لکھنؤ اور مرزا عزیز لکھنوی اشرف منزل لکھنؤ سے خط و کتابت کریں، وہ آپ کو بہتر مشورہ

دے سکیں گے۔ میں آپ کی قدر و منزلت کرتا ہوں کہ اس زمانے میں اور ایسے مقام پر آپ کو صحیح اردو کا ذوق ہے۔

محمد اقبال۔ لاہور

۸ ـ جون ۱۹۲۱ء

اسی کتاب (اقبال نامہ) کے صفحہ ۲۲۹ پر ماسٹر طالع محمد کے نام اقبال کا دوسرا خط ہے۔ مکتوب الیہ نے علامہ سے جرمنی کے متعلق معلومات طلب کی تھیں۔ علامہ نے جواباً ۷ اگست ۱۹۲۲ء کو کچھ معلومات ارسال فرمائی تھیں۔

البتہ جناب بشیر احمد ڈار نے اپنی کتاب Letters and Writings of Iqbal کے صفحہ ۴۲ پر اقبال کے اسی خط کو سردار ایم۔ بی احمد ٹیکس کنسلٹنٹ بمبئی کے نام بتایا ہے۔ ماسٹر طالع محمد کون تھے؟ انھوں نے علامہ سے تلفظ کے بارے میں راہنمائی کس سلسلے میں چاہی تھی؟ اور دوسرا خط کیا اُن کے نام لکھا گیا یا سردار ایم۔ بی احمد کے نام؟ ـــــــــ یہ سوالات جواب طلب ہیں۔

اقبال پر لکھی جانے والی کسی کتاب میں یا خطوط کے مجموعوں میں شامل تعارفی حواشی میں ماسٹر طالع محمد کے متعلق معلومات نہیں ملتیں۔ راقم کا تعلق چونکہ گجرات سے ہے چنانچہ میں نے ماسٹر صاحب موصوف کے متعلق کچھ معلومات اقبالیات کے طالب علموں اور ماہرین تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

مَیں نے جلال پور جٹاں میں ماسٹر صاحب کا کھوج لگایا اور اُن کے پوتوں تک پہنچ کر معلومات حاصل کیں۔ ماسٹر صاحب کے ایک پوتے (بی۔ ایس سی انجینئر) ہیں۔ انھوں نے مجھے اُن کے ذاتی کاغذات دکھائے جن کی مدد سے مَیں نے حسبِ ذیل معلومات اکٹھی کر لیں۔

۱۔ ماسٹر طالع محمد عرف ماسٹر طالع مند مارچ ۱۸۷۹ء میں جلال پور جٹاں میں پیدا ہوئے۔ جلالپور جٹاں ضلع گجرات کا ایک مشہور قصبہ ہے جو کشمیری دُھسوں کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔ ڈاکٹر ایم اے غنی پرنسپل اسلامیہ کالج ریلوے روڈ، نجف علی عاصی اتالیق شہزادہ امان اللہ خان، محمد الدین میر حریت پسند شاعر اور شریف شتعلہ اسی شہر کے رہنے والے ہیں۔

۲۔ ماسٹر صاحب 'میر' خاندان سے تعلق رکھتے تھے اُن کے والد کا نام کریم بخش تھا۔ اُن کے پڑدادا عظمت میر نے ناگام کشمیر سے جلالپور جٹاں ہجرت کی تھی۔ ابتدائی تعلیم جلالپور جٹاں

یں حاصل کی۔ سینئر اینگلو ورنیکلر کرنے کے بعد ۱۹۰۸ء کے لگ بھگ وہ چرچ آف سکاٹ لینڈ مشن سکول جلالپور جٹاں میں مدرس مقرر ہوئے۔ ماسٹر صاحب کے پوتے کے بیان کے مطابق وہ علی گڑھ میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے لیکن اُن کے ذاتی کاغذات سے اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ تاہم علی گڑھ کے کچھ اصحاب کے ساتھ ماسٹر صاحب کی خط و کتابت کا ثبوت ملتا ہے۔

۳۔ ماسٹر طالع محمد محنتی اور ذہین استاد تھے۔ جلد ہی مشن سکول کے ہیڈ ماسٹر بنا دیے گئے۔ وہ اندازاً ۱۹۱۰ء سے ۱۹۲۳ء تک مشن سکول جلالپور جٹاں کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ اپنے فرائض نہایت تندہی سے انجام دیے۔ چرچ آف سکاٹ لینڈ مشن کی طرف سے ملنے والی اسناد اس بات کا ثبوت ہیں۔

۴۔ ماسٹر صاحب سماجی خدمت میں بھی سرگرم تھے۔ میونسپل کمیٹی جلالپور جٹاں کے آنریری سیکرٹری میونسپل کمشنر اور وائس پریذیڈنٹ بھی رہے۔ بیسویں صدی کے ابتدائی سالوں میں طاعون کی وبا گھروں کے گھر خالی کر رہی تھی۔ ماسٹر صاحب نے اس سلسلے میں حکومتی اقدامات میں بہت مدد کی اور جلالپور جٹاں میں ۱۹۱۱ء میں آنریری پلیگ آفیسر بھی رہے اس سلسلے میں اُن کی خدمات کو کافی سراہا گیا۔ جنگِ عظیم اوّل، ریڈ کراس اور مشن کی تعلیمی سرگرمیوں کے سلسلے میں بھی قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔

۵۔ ۱۹۲۲ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے منشی فاضل اور ۱۹۲۳ء میں اسی یونیورسٹی سے بی۔ اے کیا۔ بعد میں اسلامیہ سکول جلالپور جٹاں کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور ۱۹۴۰ء کے لگ بھگ اسی عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۱ء کو جلالپور جٹاں میں فوت ہوئے۔

۶۔ ماسٹر طالع محمد علم دوست انسان تھے، انھوں نے ایک اردو لغت بھی ترتیب دی تھی اور علامہ اقبال کو اسی سلسلے میں خط لکھا تھا۔ موصوف کے پوتے کے مطابق اِس لغت کے کاغذات کافی عرصہ پڑے رہے۔ افسوس اب مکمل طور پر دیمک کی نذر ہو چکے ہیں۔

۷۔ علامہ اقبال کا دوسرا خط جو اقبال نامہ حصہ دوم کے مطابق ماسٹر طالع محمد اور بشیر احمد ڈار کے مطابق سردار ایم۔ بی احمد بمبئی کے نام تھا، ۱۷ (یا ۲۷) اگست ۱۹۲۲ء کو انگریزی زبان میں لکھا گیا۔ اس خط کا ماسٹر طالع محمد کے نام لکھا جانا قرینِ قیاس معلوم نہیں ہوتا کیونکہ ماسٹر صاحب نے پہلا خط اردو میں علامہ کو لکھا اور علامہ نے اردو ہی میں جواب دیا۔ دوسرے خط

کا انگریزی میں لکھا جانا قرینِ قیاس نہیں۔

دوسرے ماسٹر صاحب کا جرمنی کے بارے معلومات کے لیے اقبال کو لکھنا بھی درست معلوم نہیں ہوتا کیونکہ ان کے کاغذات سے اُن کے جرمنی جانے کے ارادے یا جرمنی سے کسی بھی حوالے سے کوئی دلچسپی ظاہر نہیں ہوتی اور اُن کے پوتے نے بھی اس امکان کو بعید از قیاس قرار دیا ہے۔

حواشی

۱۔ اقبال کے مکاتیب کے دیگر مجموعوں مثلاً 'کلیاتِ مکاتیب اقبال' مرتب سید مظفر حسین برنی اردو اکیڈمی دہلی ۱۹۸۹ء، 'روحِ مکاتیبِ اقبال' مرتب عبداللہ قریشی وغیرہ میں بھی یہ خط شامل کیا گیا ہے۔

۲۔ اقبال نامہ حصہ دوم میں اِس خط کی تاریخ ۱۷ اگست ۲۲ء جبکہ بشیر احمد ڈار کی کتاب Letters and Writings of Iqbal میں اس کی تاریخ ۲۷ اگست ۱۹۲۲ء ہے۔